بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر-15 نگران: مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف۔ مدیر: نعیم احمد نیرؔ۔ ماہ فتح، 1389 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2010ء شمارہ نمبر 10

معاونین۔شمس الحق، عبدالقیوم کھوکھر۔ترجمہ وتلخیص۔محمد یونس بلوچ، مرزا عبدالحق۔کمپوزنگ۔شبیر احمد، ریاض احمد سیفی، کاشف محمود، گرافک۔طارق محمود۔ پروف ریڈنگ۔م شاہین، ابوالفہیم

قرآن کریم

ترجمہ۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔اور ستارے ماند پڑ جائیں گے۔اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔اور جب دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔اور جب زندہ درگور کی جانے والی (اپنے بارہ میں) پوچھی جائے گی۔(کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہے؟۔اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔اور جب جنت قریب کردی جائے گی۔(سورۃ التکویر، آیت ۲ تا ۱۴)

حدیث

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اندر ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا جو اُن کی ان غلطیوں کی اصلاح کیا کرے گا جو درمیانی عرصہ میں پیدا ہو چکی ہوں گی اور مسلمانوں کو نئی زندگی بخشا کرے گا۔(ابوداؤد جلد ۲ باب الملاحم، بحوالہ کتاب تبلیغ ہدایت، ص ۷)

ہمارے مہدی کے لیئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔اِن میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا (یعنی تیرھویں تاریخ میں کیونکہ چاند کے گرہن کے لیئے خدائی قانونِ قدرت میں تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں تواریخ مقرر ہیں جیسا کہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں) اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا (یعنی اسی رمضان کے مہینہ میں اٹھائیس تاریخ کو، کیونکہ سورج گرہن کے لیئے قانونِ قدرت میں ستائیس، اٹھائیس اور انتیس تواریخ مقرر ہیں)

(دارقطنی جلد اوّل ص ۱۸۸، بحوالہ کتاب تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۱۵)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پس اے مسلمان مخالفو! جو اپنے تئیں مسلمان سمجھتے ہو اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ یہ اسلام نہیں ہے جو تم سے ظاہر ہو رہا ہے۔نئی صدی نے تمہیں ایک مجدد کی حدیث یاد دلائی تم نے اُس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔کسوف خسوف نے تمہیں مہدی کے آنے کی بشارت دی، مگر تم نے اُس کو بھی ایک بے ہودہ بات کی طرح ٹال دیا۔تمام بزرگوں کی فراستیں اور مکاشفات مسیح موعود کے لئے ایک اجماعی قول کی طرح چودھویں صدی تک تم نے سُن لیں پر تم نے اس کو بھی رد کر دیا۔قرآن کو چھوڑا اور ان حدیثوں کو بھی ترک کر دیا جو قرآن کے مطابق ہیں مگر یاد رکھو کہ تم کاذب ہو۔(روحانی خزائن جلد ۹ مطبوعہ لنڈن، صفحہ ۳۱۸)

فورس ہائیم، بیت النصر، فلڈا، وائین گارٹن، مہدی آباد میں عیدملن پروگرام

مورخہ 22 نومبر 2010ء کو جماعت فورس ہائیم نے پہلی دفعہ عیدملن پروگرام منعقد کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔اس پروگرام میں یہودیت اور عیسائیت کے نمائندگان کو بھی دعوت دی گئی کہ وہ اپنے مذہب کے حوالے سے قربانی کا فلسفہ پیش کریں۔کرسچن اسلامک سوسائٹی کے صدر جناب کلاؤس HOLZ نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ فورس ہائیم شہر میں تیس سال کے بعد پہلا موقع ہے کہ تینوں بڑے مذاہب کے سکالرز مل کر ایک سٹیج سے خطاب کر رہے ہیں اور اسکا موقع جماعت احمدیہ نے فراہم کیا۔جناب HOLZ صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ آخری پروگرام نہ ہو بلکہ اس کو بین المذاہب پروگراموں کا آغاز ثابت ہونا چاہیئے۔

پروگرام کا آغاز کلام پاک کی اُن آیات کی تلاوت سے کیا گیا جن میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہے۔اُردو و جرمن ترجمہ کے بعد یہودی مذہب کے نمائندہ جناب HERR MICHAEL BAR-LEVE (RABBINER) کی تقریر سے ہوا۔اُنہوں نے اپنے مذہب کے حوالے سے قربانی کا فلسفہ پیش کیا۔پروگرام کی دوسری تقریر فورس ہائیم شہر کے پروٹسٹنٹ چرچ کے مشہور عالم HERR DR. GERHARD HEINZMANN کی تھی۔

تیسری اور آخری تقریر نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم مکرم وسیم غفار صاحب نے کی اور Presentation بھی ساتھ ساتھ دکھائی۔اس میں بہت خوبصورت انداز میں قرآنی آیات سے عیدالاضحیٰ کا فلسفہ پیش کیا کہ اصل قربانی جانوروں کا گوشت اور خون نہیں بلکہ وہ تقویٰ ہے جو ان قربانیوں کے پیچھے کارفرما ہے نیز مسلمان عید کے تہوار کو کس طریق سے مناتے ہیں۔ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل اس پروگرام کے آخر میں مسٹر KLAUS HOLZ صدر کرسچین اسلامک سوسائٹی نے یہودی اور عیسائی نمائندوں کو تحائف پیش کئے۔

30 تیس جرمن مہمان پروگرام میں شامل ہوئے۔پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی پرتکلف پاکستانی کھانوں سے ضیافت کی گئی۔مہمانوں نے اس پروگرام و کھانوں کو بے حد پسند کیا۔اور بہترین مہمان نوازی پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور تمام انتظامات کی تعریف کی۔

اس موقع پر لوکل اخبار PFORZHEIMER ZEITUNG کے نمائندہ بھی تشریف لائے اور اگلے دن کے اخبار میں اس پروگرام اور جماعتی تعارف پر مبنی آدھے صفحے پر مشتمل خبر شائع کی۔اسی طرح شہر کی پولیس کے سربراہ کے نمائندہ نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔تمام مہمانوں کا تعلق پڑھے لکھے طبقے سکول ٹیچر، سرکاری افسران اور مذہب میں دلچسپی رکھنے والے افراد سے تھا۔

(رپورٹ سلیم احمد شاہد صدر جماعت PFORZHEIM)

بیت النصر کولون میں عیدملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 28.11.10 کو بیت النصر کولون میں جرمن احباب کے لیے عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔

پروگرام کا آغاز ٹھیک تین بجے سہ پہر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔بعد ازاں مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد ایک احمدی بچی نے جرمن زبان میں عید کے متعلق ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔مرکز سے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب تشریف لائے تھے۔انہوں نے فلسفہ عید کے متعلق دلنشین انداز میں تفصیل سے مہمانوں سے خطاب کیا۔

اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش اور مکرم ڈاکٹر صاحب نے مہمانوں کے مختلف سوالات کی تفصیل سے تسلی بخش جوابات دیئے۔سوالات میں سے کچھ مندرجہ ذیل تھے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو جو ایک انسان تھے قربان کرنے کا حکم کیوں دیا۔قربانی میں کسی جانور کی جان تو جاتی ہے۔کسی کی جان لینے کا حق کیوں ہے۔خود کش حملوں کی اسلام حمایت کیوں کرتا ہے۔

اس پروگرام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 31 مہمانوں نے شرکت کی اس موقع پر مہمانوں کیلئے ایک تبلیغی سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

تمام مہمانوں نے فری اور قیمتاً کتب حاصل کیں

آخر پر مکرم ڈاکٹر صاحب نے تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور تمام مہمانوں کی پُر لطف کھانے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ۔سیکرٹری تبلیغ)

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

خلاصہ تقاریر برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

خلافت سے عشق ومحبت اوراطاعت، صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کی روشنی میں

خلافت سے عشق ومحبت واطاعت کے موضوع پرلب کشائی کرتے ہوئے مکرم مولانا طاہراحمد مربی سلسلہ عالیہ نے آغازکلام میں اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم کے حوالہ سے بتایا کہ وہ قدیرونصیر خدا جسے مامور کرتا ہے اسے جاں فروش جماعت بھی عطا کرتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایسے جاں نثارمیسر آئے جنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ پیارے خدا کی راہ میں لگا دیا۔ یہ جماعت، اسلام کے دوراوّل کے صحابہ کی مثیل قرار پائی۔ان ہی کے ذریعہ خداتعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا آغاز فرمایا۔ ۲۶مئی ۱۹۰۸ء کوحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعدسب سے پہلا کام خلافت یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بطورخلیفہ اوّل کا انتخاب تھا۔سب صحابہؓ نے بلا استثناء حضرت مولوی صاحبؓ کی اطاعت قبول کرلی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 1913ء میں لندن میں مشن کھولنے کے وقف کی اپیل کی توحضرت فتح محمد سیالؓ نے اشاعت دین کیلئے خودکوپیش کیااورسفر کے اخراجات کا انتظام بھی خود کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کوفرمایا! آپ میری شاگردی اختیار کریں اسی میں آپ کے لئے کامیابی ہے۔چنانچہ آپؓ نے ڈاکٹر بننے کاخیال ترک کردیااورخدمت دین کرتے ہوئے بیرون واندرون ملک علمی وانتظامی خدمات بجا لائے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خدمت میں بار بارحاضر ہوتے رہے۔پہلی بارلندن روانہ ہونے کے موقعہ پر حضورؓ نےنصیحت فرمائی,,ہمیں خط لکھتے رہنا ہم تمہارے لئے دعا کریں گے،،چوہدری صاحبؓ لکھتے ہیں'' میں جب بھی انگلستان سے باہرسفر پر جاتا تو حضورؓ سے اجازت حاصل کر کے جاتا''۔حضرت مرزا بشیرالدین محموداحمدؓ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے گھنٹوں بےتکلفی سے باتیں کرتے رہتے لیکن قیام خلافت کے بعد آپ کی خدمت میں ادب سے بیٹھتے، نگاہ نیچی رکھتے اور دھیمی آواز سے کلام کرتے ۔حضرتؓ کے ہرحکم کی اطاعت کرنا فرض سمجھتے ۔صحابیاتؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت کی ۔ایک مرتبہ اطاعت کے طور پرحضورؓ کی طرف سے بھیجی گئی ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی کی مرمت بھی کی۔خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت منکرین خلافت روڑے اٹکانے کوموجود تھے۔حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وصیت برائے اتحاداورحضرت مولوی محمد احسن امروہیؓ کی تقریر پرصحابہؓ خلافت سے عشق ومحبت میں چاروں طرف سے حضرت مرزا محمود احمدؓ کی بیعت کیلئے ٹوٹے پڑتے تھے۔

محترم مربی صاحب نے صحابیاتؓ کے خلافت کے ساتھ عشق اور وفا کے چند واقعات پیش فرمائے۔حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ بھی لکھتے ہیں والدہ صاحبہ نے توفوراً بیعت کرلی لیکن والدصاحب سے توقف ہوا۔ برلن مسجد کی تحریک پرحضرت سیدّہ ام طاہر کی والدہ نے اپنی بہوؤں اور بیٹیوں کو بلا کر کہا کہ اپنا سب زیور لے آؤ چنانچہ سارازیور بیچ کر برلن مسجد کے چندہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حضورپیش کر دیا۔حضرت اماں جانؓ نے اپنی ایک جائیداد بیچ کر چندہ دیا۔حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اورنواب امتہ الحفیظ صاحبہؓ ودیگر صحابیات نے بھی نمایاں حصہ لیا۔حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا! اگریہی روح ہمارے مردوں میں کام کرنے لگ جائے توہماراغلبہ سوسال پہلے آجائے۔ فاضل مقرر نے خلافت سے عشق ومحبت کے روشن بلند مینارایسے واقعات سے مزید چند ایک کا ذکرکرتے ہوئے فرمایا۔حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ (سابق مہر سنگھ) معہ دیگرصحابہؓ کے تحریک شدھی کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوارثابت ہوئے۔تیز وچلچلاتی ہوئی دھوپ میں کئی میل کا سفرکرتے ،کھانا توکجا بعض دفعہ پانی بھی میسر نہ تھا۔ صحابہؓ کے افریقہ اورمشرقی جزائر پرمبارک قدم پڑے تو انہیں اسلام کے نور سے منور کردیا

1921ء میں مخالف علماء نے قادیان میں بہت بڑے جلسہ کا پروگرام بنایا۔لاہوراحمدیہ ہوسٹل کے طلبہ کوحکم ملا فوراً قادیان پہنچو۔نصف شب بٹالہ پہنچے آرام کی خواہش کرنے والوں کوہمت دلائی گئی اور پیدل ہی فجر کی آذان کے وقت مسجد مبارک پہنچے ۔ دیکھا تو بزرگ جید عالم حضرت سیدّ سرورشاہ صاحب بیت المال کے دروازہ پر پہرہ کیلئے چوکس کھڑے تھے۔حضرت سیدہ مہرآپا صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے سرسری الفاظ کو حضرت والد صاحبؓ بہت وقعت دیتے ،دعا کیلئے حضرت صاحب کی خدمت میں تاریاخط بھیجتے۔حضرت حافظ روشن علیؓ کوخلافت کے حق میں جماعتوں کے دوروں کے باعث منکرین خلافت ,,ایک متشدد محمودی،، کے نام سے یاد کرتے۔ حضرت امام دین صاحب سیکھوانیؓ کوحضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے علاقہ شکرگڑھ میں بیعت لینے کیلئے بھیجا۔کسی نے کہا اتنا سادہ شخص مناسب نہیں۔آپؓ نے جواب دیا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابہ کی قدرتمہیں معلوم نہیں جب کوئی مبلغ نہ تھا یہی لوگ دین حق لوگوں تک پہنچاتے تھے۔حضرت مولوی غلام رسول راجیکیؓ صاحب کثرت سے نصیحت فرماتے کہ اپنے مقصد کی کامیابی کیلئے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کیلئے خط باقاعدگی سے ارسال کیا کرو۔

روزمرہ زندگی کے لئے قرآنی راہنمائی

روزمرہ زندگی میں گھریلوسکون اور معاشرتی امن کی اہمیت اورضرورت کواجاگر کرتے ہوئے مکرم شمشاد احمد قمرصاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے بتایا کہ مادی ترقی اوردولت کی فراوانی کے باعث انسان مذہب سے دور ہورہا ہے۔انتہاپسندی کا راج ہے اور رواداری کا فقدان ۔خودغرضی ، بدکاری اورجنس پرستی میں روز بروز اضافہ ہورہاہے۔قرآن کریم بتاتا ہے کہ بہت سی قومیں جو اِن خرابیوں کا شکارتھیں انہیں تباہ کردیا گیا۔ان لوگوں کے اعمال سراب کی طرح ہیں ۔محترم قمرصاحب نے مادی سراب کے بالمقابل قرآن کریم کانظریہ پیش کیا کہ یہ زندگی موت سے ختم نہیں ہوجاتی ۔ دراصل یہ ایک نئ زندگی کا آغاز ہے جسے اُخروی زندگی کہتے ہیں جس میں خالق کائنات محاسبہ کریگا۔اُخروی زندگی میں اپنے اعمال کی جواب دہی کا خوف انسان کو برائیوں سے بچاتا ہے کیونکہ'' کان آنکھ اور دل ہرایک کے متعلق پوچھا جائیگا بیمار معاشرہ کے لوگ جانوروں کی طرح محض اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے سامان ڈھونڈتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ مغرب میں عریانیت اورگناہ کے فخریہ انداز سے اظہارکوفطری تقاضا کہا جاتا ہے۔لیکن اس طرح ہر طاقتورانسان اپنی خواہشات کی تکمیل میں کمزور پرظلم کا مرتکب ہوگا۔کیونکہ جنسی آزادی تنوع چاہتی ہے پھراس کے ساتھ شراب اور دوسرے drugs چلتے ہیں جوگھر اورمعاشرے کاسکون تباہ کردیتے ہیں۔

معاشرتی خرابیوں کا نفسیاتی تجزیہ کرتے ہوئے محترم قمر صاحب نے بتایا کہ اس کا واحد علاج انسان کا خدااوریوم آخرت پرایمان ہے کیونکہ جرم کی سزااورنیکی کی جزاء کا احساس خوشحال زندگی کے لئے راہنمااصول ہے۔جنسی آزادی سے خاندانی رشتے بکھر جاتے ہیں جبکہ اس کے برعکس قرآن کریم خاندانی رشتوں والدین بہن بھائی میاں بیوی ایسے مقدس رشتوں کی اہمیت اور حفاظتی اقدام کی تاکید کرتا ہے بالخصوص عورتوں کی عزت و احترام کومعاشرہ میں قائم کرکے اسے بے راہ روی کے جنسی خطرات سے محفوظ کریں۔ اسی لئے قرآن نے عورت کوپردے کی تعلیم دی۔قبل اسلام جنسی آزادی سے عورت ظلموں کا نشانہ بنی رہی۔اس کی پیدائش موجب ندامت تھی۔ جائیداد سے کچھ حصہ بھی نہ ملتا تھا بلکہ اسے خود جائیداد سمجھا جاتا۔اسلام میں عورت کومرد کے برابر حقوق ملے ۔ملکیت ، جائیداد، حق مہر، حقِ رائے ملا۔ خاندان میں وقار ملا۔عزت وعصمت کی حفاظت ملی ۔ البتہ عورت کوبدنظری سے منع کیااوراسے نصیحت کی کہ ایسا رنگ ڈھنگ اختیار نہ کرے جس سے کسی آوارہ مزاج شخص کو بری نظرسے دیکھنے کا موقع ملے ۔اسلام نے عمر رسیدہ والدین کی دیکھ بھال حکومت کے بجائے اولاد پر لازم رکھی ہے۔ ان کے لئے اپنائیت کے ساتھ دعا کرتے رہیں اور Generation Gap کے بجائے آئندہ نسلوں سے ربطہ رہے۔پھرمیاں بیوی کے درمیان حسن سلوک پرزوردیاہے تاجہاں گھرپرسکون ہو وہاں اولاد کی اچھی تربیت ہوسکے۔اس غرض کے لئے والدین کواعلیٰ کردار کانمونہ پیش کرنا چاہیئے ۔فاضل مقرر نے معاشرتی خرابیوں میں سے حسد کا ذکرکیا جس سے بد ظنی ،غیبت ، تفاخراورتکبراورایسی دیگر برائیاں جنم لیتی ہیں۔اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ فطری خواہشات کا خون کیا جائے تاہم انہیں ضبط میں رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''تواپنی آنکھیں دنیاوی متاع ودولت کی طرف مت پسار۔اسی طرح بدظنی، تجسس اورغیبت سے منع کیا ہے۔نسل پرستی اورطبقاتی منافرت یعنی ایک دوسرے کوکم ترسمجھ کرطنز کا نشانہ بنانے سے معاشرتی اور عالمی امن خطرے میں پڑسکتا ہے۔

اسلام آزادی ضمیراورآزادی تقریر کا حامی ہے اس لئے مذہبی عقیدہ کوزبردستی تبدیل کرنے کے خلاف ہے۔اس لئے جہاد کے بگڑے ہوئے تصورکوقرآن ردّ کرتا ہے اور مذہب کے نام پرفسادکوپسندنہیں کرتا۔مزیدیہ ہدایت دیتا ہے کہ کسی کے مذہبی جذبات کوٹھیس نہ پہنچاؤ بلکہ حملہ آور دشمنوں سے مذہبی عناد کی بناء پر بے انصافی نہ کرنا۔ نیز شراب اور جُوئے سے منع کیا ہے کیونکہ ان کے معمولی فوائد کے بالمقابل ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ دنیا میں معاشی تباہی کی وجہ سود ہے۔قرآن نے سود کو مٹانے اورصدقات کو بڑھانے کا ذکرکیا ہے اور متنبہ کیا ہے کہ سودکوترک نہ کرنے والوں کے لئے اللہ اوررسول کی طرف سے پیغام جنگ ہے۔قرآن نے معاشرہ میں عدم توازن کی چار وجوہات بیان کی ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔

1۔یتیم کی خبرگیری نہ کرنا۔
2۔مساکین کوکھانا کھلانے کیطرف رغبت نہ کرنا۔
3۔ورثہ کا مال ہڑپ کرجانا۔
4۔مال سے زیادہ محبت۔

اسلام نے ہمیشہ مال جمع کرنے کی ہوس کی حوصلہ شکنی کی ہے بلکہ اسے خرچ کرنے کی ترغیب دی ہےاورنصیحت کی ہے کہ ان اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورتمندوں کے لئے ایک حق ہے۔البتہ خرچ میں کنجوسی اورفضول خرچی دونوں سے بچنا چاہیئے ۔معاشرہ میں کسی جھگڑے کی صورت میں عدل وانصاف سے گواہی دوخواہ اپنوں کے خلاف ہو۔

محترم قمر صاحب نے بتایا کہ قرآنی تعلیم کے مطابق خدا سے تعلق بھی ضروری ہے۔ دوسرے انسانوں کی خدمت اور بھلائی لازمی ہے۔اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہمیں معاشرہ میں نظریاتی وحدت کے ساتھ مساوات،غریبوں کی دیکھ بھال، باہمی

باقی صفحہ ۴ پر

میں نے پڑھا ہے، تم مسلمانوں کی ایک پُر امن جماعت سے تعلق رکھتے ہو

اولڈ ہاؤس میں انصار کی بوڑھے و بیمار افراد سے ملاقات، تیمارداری

مورخہ ۱۰ دسمبر ۲۰۱۰ء کو مجلس بینز ہائیم سے انصار و خدام آلٹ ہائیم کے دورہ پر گئے۔ بوڑھے و بیمار افراد سے ملاقات کی اور اُن کی بیمار پُرسی کی۔ انکے ساتھ خواتین و بچے، بچیاں بھی شامل تھے۔

تین منزلہ عمارت میں سب سے پہلے اوپر کی منزل سے انتظامیہ کی خاتون نے بوڑھے و بیمار افراد سے ملاقات کا پروگرام شروع کروایا۔ بچے و بچیاں اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے کارڈ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے تیار کر کے لے گئے تھے جن پر ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' اور تہوار، نیا سال مبارک، لکھا ہوا تھا۔ مزید گلاب کے پھول بھی کثیر تعداد میں ساتھ تھے۔ بچے پھول ان افراد کو پیش کرتے ساتھ کارڈ دیتے تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ کارڈوں کو چومتے، شکریہ ادا کرتے۔ اس کے بعد بچے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی نظم ''پھولوں کے بارہ میں جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ کو بھی پھول سے تشبیہ دی ہے، ترنم سے پڑھتے۔ نظم کے دوران تمام افراد انتہائی توجہ، خاموشی اور ادب سے بیٹھ جاتے۔ اور نظم ختم ہونے پر تالیوں سے بھرپور داد دیتے جو یہاں کا رواج ہے۔ ایک بوڑھی عورت نے بتایا کہ میں نے تمھارے بارہ میں اخبار میں پڑھا ہے کہ تم مسلمانوں کی ایک پُر امن جماعت سے تعلق رکھتے ہو۔

اسی طرح باری باری ہر منزل پر تحفے دینے اور نظمیں پڑھنے کا یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا اور آلٹ ہائیم میں کافی رونق لگی رہی۔ آخر پر انتظامیہ نے وفد کے سب افراد کی مشروبات و بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی اور شکریہ ادا کیا۔

رپورٹ۔ محمد قاسم زعیم مجلس بینز ہائیم

خدیجہ مسجد Berlin میں سائنس دانوں و طالب علموں کی آمد

اسلام میں عبادت کے فلسفہ کا دائرہ بہت وسیع ہے، امام عبدالباسط صاحب

خدیجہ مسجد Berlin میں مورخہ ۵ نومبر کو ۱۰ افراد کے ایک گروپ نے۔ مورخہ ۷ نومبر کو ۷ افراد پر مشتمل ہمسائیوں کے ایک گروپ اور ۱۱ افراد کے ایک سائنس و ٹکنالوجی کے گروپ نے اور مورخہ ۱۲ نومبر کو ایک دوسرے سائنس و ٹکنالوجی کے گروپ نے مسجد کا وزٹ کیا۔ جنہیں امام صاحب مکرم عبدالباسط طارق صاحب اور مکرم عیسٰی موسیٰ صاحب نے مسجد کا وزٹ کروایا اور انہیں اسلام اور جماعت کے متعلق بنیادی انفارمیشن دی۔ محترم امام صاحب نے ہمسائیوں کے گروپ کو بتایا کہ اسلام میں عبادت کے فلسفہ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ کسی غریب کی مدد کرنا بھی عبادت ہے۔ بیوی بچوں سے حسن سلوک کرنا بھی عبادت ہے۔ رزق حلال کمانا بھی عبادت ہے۔ دنیا کی سیر کرنا تا سبق حاصل ہو، بھی عبادت ہے۔ وغیرہ۔ مہمان یہ سن کر بہت حیران ہوئے اور اچھا تاثر لے کر گئے۔

سائنس و ٹکنالوجی کے گروپس کے سوالات مثلاً سائنس اور مذہب میں کوئی مطابقت نہیں ہے اور یہ کہ مذہب کو ماننا کیوں ضروری ہے، کے جوابات دیتے ہوئے محترم امام صاحب نے انہیں بتایا کہ مذہب اسلام اور سائنس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ قرآن خدا کا کلام اور کائنات کی پیدائش اس کا عمل، اس کی قدرت ہے۔ قرآن کریم ایسی ہستی کا کلام ہے جسے سب کچھ پہلے سے معلوم ہے اور وہ جدید سائنسی دریافتوں کی تصدیق کرتا ہے۔ مثلاً بگ بین کی تھیوری تو اب دریافت ہوئی ہے مگر قرآن کریم نے اسے ۱۴ سو سال پہلے بتا دیا۔ اور بتایا بھی ایک اُمی نبی ﷺ کو۔ قرآن کہتا ہے کہ زندگی پانی سے وجود میں آئی۔ جدید سائنس بھی یہی کہتی ہے۔ محترم امام صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ وہ سائنسی تحقیق قرآن کی روشنی میں کرتے تھے۔ پھر قرآن کریم نہ صرف گذشتہ واقعات بتاتا ہے بلکہ آنے والے قیامت تک کے واقعات کا احاطہ کرتا ہے مثلاً عظیم جنگ، اور دوسرے سیاروں پر مخلوق کا ہونا اور ان کا انسان سے رابطہ ہونا وغیرہ۔ تمام سائنس دان ان حیرت انگیز قرآنی انکشافات کو سن کر دم بخود رہ گئے۔

مورخہ ۲۵ نومبر کو ایک استانی صاحبہ Frau Kuske نے اپنی نوویں کلاس کے ساتھ Potsdam سے مسجد کا وزٹ کیا۔ سکول کے بچوں کو محترم امام صاحب نے جماعت اور اسلام کا تعارف کروانے کے بعد مذہب کی ضرورت پر آسان زبان میں لیکچر دیا۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح آپ کی استانی صاحبہ آپ کی بہتری کے لیئے اور آپ کے والدین آپ سے محبت کے باعث آپ کو بتاتے ہیں کہ کیسے پڑھائی کرو، کیسے بیٹھو، یہ کرو اور یہ نہ کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ محبت کے باعث اپنے نبیوں کے ذریعہ انسانوں کو بتاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسا نہ کرو۔ ان احکامات میں سراسر ہماری بھلائی ہے۔

ماہنامہ اخبار احمدیہ میں چھپوانے کے لیئے اپنے علاقہ کی سرگرمیوں کی تفصیلی رپورٹ یا مضامین وغیرہ کی کاپی شعبہ تصنیف، بیت السبوح کے پتہ پر ارسال کیا کریں۔ اخبار کے صفحہ نمبر ۴ پر ای میل ایڈرس بھی لکھا ہے۔ اِس ایڈرس پر رپورٹس، مضامین وغیرہ اُردو پروگرام Impage میں ٹائپ کر کے بھجوا سکتے ہیں۔

جماعت نوئے ویڈ میں عید قربان پر پروگرام، ۴۶ جرمن مہمانوں کی شمولیت

مورخہ ۲۱ نومبر کو جماعت Neuwied میں عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم اظہر عالم سوہل صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کرتے ہوئے پروگرام کے شروع کرنے کا اعلان کیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لبید محمود صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم اظہر منیر صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم واہب احمد صاحب نے تعارفی مضمون سنایا۔ جس کے بعد مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ نے مہمانوں کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا اور عید قربان کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ سے وضاحت کی۔ مہمانوں نے اپنے سوالات میں پوچھا کہ اسلام میں قربانی کرنے کا طریق اور گوشت کی تقسیم کیسے کی جاتی ہے نیز جماعت احمدیہ میں بھی یہی طریق رائج ہے یا کوئی اور۔ اس پارٹی میں ۴۶ جرمن شامل ہوئے۔ جن میں ڈاکٹر اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

اس پروگرام میں ساری جماعت نے مل کر بڑی محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے، آمین۔ اس پروگرام کی خبر ریجنل ٹی وی پر دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ قربانی کی عید کے متعلق دو اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں۔ رپورٹ۔ مکرم سعادت احمد خالد صاحب صدر جماعت

فلڈا میں قرآن و بائیبل کے موضوع پر پروگرام، جماعت احمدیہ کی شمولیت

مورخہ ۱۵ تا ۱۷ اکتوبر کو Fulda-Ost میں قرآن اور بائیبل کے موازنہ کے موضوع پر شہر کی طرف سے ایک پروگرام کیا گیا۔ جس میں تینوں دن مختلف موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔ اخبار میں اس کی تفصیل پڑھ کر جماعت نے ان سے رابطہ کیا۔ اس طرح اس پروگرام میں ایک دن جماعت کی طرف سے مکرم فولکر احمد قیصر صاحب نے شمولیت کی۔ بحث میں حصّہ لیتے ہوئے آپ نے اسلام کا دفاع قرآن کریم کے حوالہ سے کیا اور خودکش حملوں کے بارہ میں اپنا مؤقف پیش کیا جسے سب نے بہت پسند کیا۔ ا۔ عوام نے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے۔ عورت کو اسلام میں مارنے کی کیوں اجازت ہے۔ یہودی اور عیسائیوں کو قرآن میں ایک طرف تو کافر کہا گیا ہے اور دوسری طرف انہیں اہل کتاب بھی گردانا ہے، کیا ایک مسلمان ان سے دوستی کر سکتا ہے۔ اسلام ہی کیوں سب سے بہتر مذہب ہے۔ وغیرہ۔ آپ نے لوگوں کے سولات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں دیئے۔ انتظامیہ نے آئندہ بھی جماعت کو ایسے پروگرامز میں شمولیت کی دعوت دی۔

اس پروگرام میں حاضری ۳۰ تھی جس میں سے صرف دو مسلمان تھے۔ (رپورٹ۔ صدر جماعت فلڈا اوسٹ)

سکول کے طلباء و طالبات کا جماعتی نماز سنٹر فورس ہائیم کا دورہ

جماعت PFORZHEIM کو INSEL HAUP SCHULE فورس ہائیم کے ساتھ چند سال پہلے بھی ایک تعارفی پروگرام کرنے کا موقع ملا تھا۔ چنانچہ سکول کے Religion Department کے سربراہ جناب ڈاکٹر Dr. Litmann کے ساتھ مل کر پروگرام طے کیا گیا۔ اور 13 نومبر 2011ء بروز ہفتہ 38 طلباء و طالبات کا ایک گروپ اپنے دو مذہب کے اساتذہ کے ہمراہ یعنی کل 40 چالیس افراد پر مشتمل یہ وفد صبح 8:30 ساڑھے آٹھ بجے نماز سنٹر پہنچا۔ مرکز کی طرف سے مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جناب وسیم غفار صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان پر مشتمل اسلام کا تعارف پیش کیا۔

آپ نے عبادات کا طریق، حج، زکوٰۃ اور رمضان کے روزوں کے بارے میں طلباء کو تفصیل سے آگاہ کیا۔ ساتھ ساتھ طلباء طالبات کے سوالات کے جوابات بھی دیتے رہے۔ اُنہوں نے نہایت ہی سہل اور آسان زبان میں اپنا لیکچر دیا اور ساتھ ہی پروجیکٹر کے ذریعے Presentation بھی دیتے رہے اس تمام پروگرام کو طلبا و طالبات نے بہت پسند کیا۔ اساتذہ کرام نے بھی تسلی ظاہر کی اور بہت شکریہ ادا کیا۔ یہ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا۔

پروگرام کے آخر پر تمام مہمانوں کو ناشتہ پیش کیا گیا۔ مہمان نوازی پر تمام مہمانوں نے خصوصی شکریہ ادا کیا۔

(رپورٹ۔ خاکسار سلیم احمد شاہد، صدر جماعت)

بقیہ۔ جرمنی کے شب و روز

کریں۔ واضح رہے کہ حکومت نے لازمی فوجی سروس خدمات کو بھی آئندہ سال سے ختم کرنے کا عندیہ دیا ہے جس کے مطابق ہر جرمن شہری کے لئے 18 سال کی عمر کے بعد کچھ عرصہ لازمی فوجی خدمات یا سول خدمات بجا لانا ضروری تھا۔ یہ حکومت کی بچت پالیسی کے مطابق ہو رہا ہے کیونکہ ان لازمی خدمات کی مد میں حکومت کے خزانہ پر کافی بوجھ پڑتا تھا۔

Vol. 15 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 10
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688652, Email: akhbar3@yahoo.com

طاہر مسجد و بیت الکریم مسجد میں رشین اور جرمن مہمانوں کے ساتھ نشست

طاہر مسجد کوبلنز میں مورخہ ۱۷ نومبر کو جرمن آرمی کے ۳۰ افسران تشریف لائے۔اسی طرح مورخہ ۲۴ نومبر کو ایک جرمن گروپ بھی آیا۔مکرم عطاء الوحید صاحب نے ان مہمانوں کا استقبال کیا، انہیں مسجد کا وزٹ کروایا اور جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا۔اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

مورخہ ۱۲ نومبر کو ۸ رشین مہمان تشریف لائے۔جن کی مہمان نوازی کے فرائض مکرم مشہود احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے ادا کیئے۔ایک مہمان نے مسلمان ملکوں کی موجود صورت حال کے حوالے سے اعتراضات کیئے۔جن کے جواب میں مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ ان اعمال کا تعلق مذہب اسلام سے نہیں ہے۔اسلام امن کا پیغام ہے، میڈیا غلط تاثر دے رہا ہے۔یہ سوال بھی ہوا کہ جماعت کی جرمنی میں کتنی مساجد ہیں اور کیا ان میں غیر از جماعت داخل ہو سکتے ہیں، تبلیغ کے کیا طریق اپنائے جاتے ہیں، جرمنی میں اسلام کے خلاف مہم کیوں چلائی جارہی ہے۔

مسجد بیت الکریم Stade میں ایک جرمن میٹنگ میں ۲۱ افراد کو مکرم ناصر احمد راجپوت صاحب نے اسلام پر انفارمیشن دی اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

بقیہ عید ملن پروگرام

جماعت Hanau West میں مورخہ ۲۴ نومبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔جس کے ۱۵۰ دعوت نامے تقسیم کئے۔اخبار میں اشتہار دیا گیا نیز اخباری نمائندوں کو بھی دعوت دی۔اس میٹنگ کو کروانے کے لئے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ مرکز سے تشریف لائے۔پروگرام کے آغاز کے بعد مکرم مربی صاحب نے مہمانوں کو عید قربان اور حج کے فلسفہ پر اسلامی نقطہ نگاہ سے وضاحت سے بتایا نیز ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔اس پروگرام کے آخر پر مہمانوں کو اسلام احمدیت کے بارہ میں کتب دیں اور کھانا بھی پیش کیا گیا۔

(رپورٹ۔عدنان مصطفیٰ)

جماعت Weingarten میں مورخہ ۲۰ نومبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔جس میں جماعت کی کوششوں سے تقریباً ۷۵ مہمانوں نے شمولیت کی۔جن میں ڈاکٹرز، وکلاء، اساتذہ اور دیگر مختلف طبقہ کے لوگ شامل تھے۔اس پارٹی میں مکرم سعید گیسلر صاحب نے مرکز سے شرکت کی۔انہوں نے بڑے اچھے انداز میں ان سب مہمانوں کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا۔اور عید کے حوالہ سے انہیں اسلامی تاریخ سے آگاہ کیا۔(رپورٹ۔ناصر احمد جاوید صدر جماعت)

جماعت Mahdiabad میں مورخہ ۱۹ نومبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ۵۰ جرمن احباب نے شمولیت کی۔اس پروگرام میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے ہمبرگ سے شرکت کی۔ایک مقامی پادری جناب ایکرٹ ولف نے بھی شرکت کی۔اس پروگرام کی صدارت مکرم حبیب اللہ طارق صاحب صدر جماعت مہدی آباد نے کی۔اس پروگرام میں عزیزان فضل احمد خان، زافر رزاق، ریان احمد اور فائز احمد نے قرآن کریم کی رو سے عید قربان کے مضمون کو بیان کیا۔اس کے بعد سوال وجواب ہوئے اور آخر پر مہمانوں کو ریفریشمنٹ بھی دی۔

جماعت Hanau-Mitte میں مورخہ ۲۱ نومبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔جس میں کل ۱۸ مہمان شامل ہوئے جن میں ۳ جرمن مرد، ۱۲ جرمن خواتین اور ۳ انڈین شامل تھے۔اس پروگرام میں مرکز سے مکرم ومحترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ شامل ہوئے انہوں عید قربان کے حوالہ سے مہمانوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا نیز ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔اس موقعہ پر تبلیغی سٹال بھی لگایا گیا تھا۔جس سے مہمانوں نے استفادہ کیا۔

بقیہ۔خلاصہ تقاریر

ملاقات وتعلقات سے خیر خواہی سکھاتے ہیں۔غرضیکہ قرآن کریم کی تعلیم تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔جس میں ہر زمانہ اور ہر طبقہ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔قرآنی رہنمائی کے بارے میں امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد ہے:۔

''صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کیے تھے پورے ہوگئے۔'' نیز فرمایا'' جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے''۔

تبلیغ میں جنون

''مجھے افسوس ہے کہ جماعت میں تبلیغ کا جوش ایسا نہیں جیسا ہونا چاہیے۔بعض اگر تبلیغ کرتے بھی ہیں تو اُس جنون سے نہیں جس کی تبلیغ کیلئے ضرورت ہے۔پس ایسا جنون پیدا کرو کہ ہر وقت تمہارے سامنے تبلیغ کا مقصد رہے جبتک کسی قوم کے لوگوں کو مجنون کا خطاب نہ ملے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔یہ وہ خطاب ہے جو سب نبیوں کو دیا گیا اور انبیاء کے سچے پیروؤں کو بھی تبلیغ میں وہی سرگرمی دکھانی چاہیے کہ لوگ اُنہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔'' (خطبات محمود جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۲)

جرمنی کے شب و روز

پاپ بینڈکٹ کی جرمنی میں آمد

ادھر ستمبر 2011 میں کیتھولک چرچ کے روحانی پیشوا پاپ بینڈکٹ کی متوقع جرمنی آمد کی تیاریاں ابھی سے شروع ہوگئی ہیں تو دوسری طرف جرمن کیتھولک چرچ اپنی مقبولیت کھو رہا ہے اور کافی تعداد میں لوگ اپنی رُکنیت کو چھوڑ کر یا تو بالکل ہی چرچ سے علیحدہ ہو رہے ہیں یا پھر عیسائی فرقہ پروٹسٹنٹ میں شامل ہو رہے ہیں۔اس بات کا اظہار صوبہ بائرن کے کیتھولک بشپ جوہانس فریڈرش نے کیا۔اُن کو خدشہ ہے کہ پوپ بینڈکٹ کی متوقع آمد پر لوگوں کا اپنے روحانی پیشوا کا والہانہ استقبال اور وارفتگی کا مظاہرہ اتنی شدت سے نظر نہیں آئے گا جیسا کہ اس سے قبل پاپ صاحب کی آمد پر ہوا تھا۔

گرون پارٹی کے جناب Hans Christian Stroeble نے قومی اسمبلی میں پاپ کی متوقع تقریر پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس سے تو یہ سوال اُٹھے گا کہ کس کس مذہبی پیشوا کو اسمبلی میں آنے کی دعوت دی جائے۔

بے کاری کا قانون، ہارٹز IV

جرمن سپریم کورٹ کی رائے کے مطابق حکومتِ جرمنی نے 2010ء کے آخر تک بے کاری کے قانون ہارٹز IV میں اصلاحات کا قانون پارلیمنٹ سے پاس کروانے کے بعد نافذ العمل کرنا تھا مگر حکومت کو اُس وقت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا جب سوشل اصلاحات کا متوقع قانون پاس ہونے کے لئے Bundesrat میں پیش کیا گیا تو صوبہ سارلینڈ Saarland کی حکومت نے ویٹو کرتے ہوئے قانون کو نافذ العمل ہونے سے روک دیا۔صوبائی حکومت سارلینڈ کے موقف کے مطابق حکومت کی طرف سے تجویز کردہ سوشل اصلاحات عوام کو سہولت اور آسائش کی بجائے مزید مشکلات میں مبتلا کر دیں گی لہذا قانون پر نظر ثانی اور مزید ترامیم کی ضرورت ہے۔توقع ہے کہ نئے سال کے شروع میں سپریم کورٹ آف جرمنی ایک مرتبہ پھر سوشل اصلاحات کا مقدمہ زیر غور لائے گی جس سے عوام کا بھلا ہو۔

جرمنی میں امام

جرمنی میں اسلامیات کے ماہر استاد جن کو امام کا نام دیا جا رہا ہے، تیار کرنے کے لئے تین شہروں ٹوبنگن، مونسٹر اور اوسنابرک کی یونیورسٹیاں کورسس کا اجراء نئے سال سے کریں گی۔ان اماموں کو اسلامیات پڑھا کر جرمنی کا محکمہ تعلیم بالآخر یونیورسٹی لیول پر ڈگریاں ایشو کرے گا۔اس طرح پیشہ وارانہ مبلغین اور امام تیار کیے جائیں گے۔ڈگری کا مقصد اس بات کی ضمانت ہوگی کہ یہ نئے تیار شدہ امام جرمن معاشرہ کو سمجھتے ہوئے یہاں کی ریت و روائیت کے مطابق اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں مد ثابت ہونگے۔

جرمنی میں غیر ملکی

ایک سروے کے مطابق جرمنی کے صوبہ Hessen میں مقیم ہر چوتھے شخص کی رگوں میں غیر ملکی خون دوڑ رہا ہے۔چھ سال سے کم عمر بچوں کی شرح پیدائش کے مطابق تو 45% فیصد بچے غیر ملکی نژاد ہیں۔صوبائی وزیر برائے معاشرتی امور Integration Minister مسٹر ہان HAHN کے مطابق بے روزگاری کی شرح غیر ملکیوں میں 16.5 فیصد ہے جبکہ جرمن شہریوں میں صرف 6% فیصد ہے۔اس طرح تعلیم یافتہ افراد میں شرح فیصد جرمنوں کی زیادہ ہے۔صوبائی وزیر کا کہنا ہے کہ جرمن معاشرہ میں تعمیری کردار ادا کرنے کے لئے غیر ملکی شہریوں کو تعلیم کا معیار بڑھانا ہوگا تا وہ معاشرہ میں مدغم ہو سکیں۔

خواتین سے زیادہ ٹیکس

جرمن ٹیکس سسٹم شادی شدہ ماؤں کو اچھی ملازمت اور زیادہ کام کرنے کے باوجود ترقی کے مواقع کم دیتا ہے۔ٹیکس نظام پر کئے گئے ایک حالیہ سروے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ جو مائیں گھر کو چلانے کے لئے جاب کرتی ہیں اگر وہ فل ٹائم جاب کریں تو جرمن ٹیکس نظام کے تحت اُجرت میں حاصل کئے گئے فی یورو پر 50 سینٹ ٹیکس کی مد میں کاٹ لئے جاتے ہیں یعنی 50 فیصد شرح ٹیکس جو کہ دنیا کے تمام انڈسٹریل ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔

Bertellsmann کے سروے کے مطابق شادی شدہ ماؤں کے لئے منی جاب ہی وہ واحد حل ہے۔جس کے مطابق اپنے اخراجات کو سہارا دینے کے لئے مائیں Mini Job کو فوقیت دیتی ہیں اور اس طرح اپنے گھریلو اخراجات کو پورا کرنے کیلئے اپنے ملازم شوہر کا ساتھ دیتی ہیں۔

لازمی سول سروس

وفاقی وزیر برائے خاندان Familien Minister محترمہ شروڈر Frau Schröder (CDU) صاحبہ کے بیان کے مطابق آئندہ سال سے 18 سال سے زائد عمر کے افراد کیلئے جو لازمی سول سروس تھی وہ ختم کر دی گئی ہے آئندہ سے یہ سول سروس جو لازمی فوجی سروس Bundeswehrdienst کی متبادل تھی، لازمی نہ ہوگی بلکہ اگر شہری چاہیں تو کرلیں چاہیں نہ

باقی صفحہ تین ۳ پر